بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

# روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

| جلد ۳۲ نمبر ۲۱ | ۲۵ صلح ۱۳۲۳ ہش ۲۵ جنوری ۱۹۴۴ء | ۲۸ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ |
|---|---|---|

## مدینۃ المسیح

لاہور ۲۴ جنوری - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج رات کے ساڑھے دس بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی - کہ حضور کو کھانسی زیادہ ہو گئی ہے احباب دعائے صحت فرمائیں -

کل لاہور سے جو اطلاع بذریعہ فون موصول ہوئی - اس میں سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق بتایا گیا تھا - کہ ان کی طبیعت ابھی ویسی ہی ہے - کرنل ہیز نے فزیشن کو دیکھنے کے لئے کہا تھا - جنہوں نے دیکھنے کے بعد رائے دی - کہ سینہ میں نقص پیدا ہو رہا ہے - ایکس رے لینا چاہیئے -

آج ۲۴ جنوری ) ۶ بجے شام بذریعہ ٹیلیفون اطلاع موصول ہوئی - کہ ایکس رے لیا گیا جس میں نتیجہ منفی نکلا ہے جس سے غالباً یہ مراد ہے کہ جو اندیشہ سینہ کے متعلق پیدا ہوا تھا - وہ خدا کے فضل سے دور ہو گیا ہے - مگر ابھی دوسرے عوارض پوری طرح تسلی بخش نہیں - احباب دعا جاری رکھیں ——— رات کے ساڑھے دس بجے جناب مولوی عبد الرحیم صاحب [illegible] نے سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق حسب ذیل الفاظ لکھائے ——— ظاہری حالت ایک [illegible] ہی ہے نبض کی حالت ابھی کمزور بتائی جاتی ہے - بخار ½ ۱۰۱ تک ہو جاتا ہے - مگر ڈاکٹروں [illegible]



روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۸ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ

## ہندو مہاسبھا کی تجاویز اور مسلمان

(۴)

ہندو مہاسبھا نے ہندی زبان کی ترویج عام کے لئے بھی ایک قرارداد پاس کی ہے - اس بارے میں تمام کے تمام ہندو پہلے ہی انتہائی کوشش کر رہے ہیں - حتیٰ کہ ان صوبائی حکومتوں کے علاوہ جن میں ہندوؤں کی اکثریت ہے - حکومت ہند کے اداروں میں اردو کی بجائے "ہندوستانی" کے نام سے ایسی زبان جاری کی جا رہی ہے جس کا پوری طرح سمجھنا مسلمان تو الگ رہے - عام ہندوؤں کے لئے بھی مشکل ہے - اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کی غفلت کا یہ عالم ہے - کہ ان کی طرف سے اردو کی اشاعت اور ترقی کے لئے کوئی باقاعدہ کوشش نہیں کی جا رہی - حالانکہ اردو ہی ایک ایسی علمی زبان ہے جو سارے ہندوستان میں سمجھی جاتی ہے - اور صدیوں سے ہندوؤں میں بھی رائج ہے - اب مہاسبھائی ہندوؤں کی طرف سے بھی اردو کے ہی ذریعہ یہ تحریک کی جا رہی ہے - کہ نہ صرف اردو کے عام فہم اور آسان الفاظ کی بجائے ہندی کے غیر مانوس اور ناقابل فہم الفاظ استعمال کئے جائیں بلکہ اردو رسم الخط کو بھی ترک کر دیا جائے - اور اس کی بجائے ہندی اور دیوناگری رسم الخط جاری کیا جائے - اور تمام تعلیمی اداروں میں اسے لازمی قرار دے دیا جائے - مسلمانوں پر اردو کی حفاظت اور اشاعت کا فرض اس لئے بھی عائد ہوتا ہے - کہ اس زبان میں ان کا مذہبی اور قومی لٹریچر ہے - اگر اردو کو بگاڑ کر ناقابل فہم بنا دینے اور اس کے رسم الخط کو بدل دینے کی جدوجہد اسی طرح جاری رہی - جس طرح اب جاری ہے اور مسلمانوں نے اردو کی اس حفاظت کے متعلق اس غفلت اور کوتاہی کو دور نہ کیا - جس کے وہ مرتکب ہو رہے ہیں - تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا - کہ اردو کو بے حد نقصان پہنچے گا - اور اس کے اثرات مسلمانوں کی آئندہ نسلوں کے مذہب - اخلاق - معاشرت اور دوسرے معاملات پر پڑیں گے -

ان حالات میں ضرورت ہے - کہ مسلمان نہ صرف اردو کی حفاظت اور ترقی کی طرف خصوصیت سے توجہ کریں - اور اس میں ان ہندوؤں سے بھی امداد حاصل کریں - جو اردو کے دلدادہ ہیں - اور جن کی مادری زبان اردو ہے - بلکہ عربی کی اشاعت کو بھی خاص طور پر مدنظر رکھیں - کیونکہ عربی زبان نہ صرف اپنی بے نظیر فصاحت - بلاغت اور وسعت کے لحاظ سے تمام دنیا کی زبانوں پر فوقیت رکھتی ہے - بلکہ الہامی زبان ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کی مذہبی زندگی کے لئے بطور روح ہے - اس وقت نہ صرف عام مسلمانوں میں بلکہ لکھے پڑھے مسلمانوں میں اسلام سے جو بیگانگت پائی جاتی ہے - اس کی ایک بہت بڑی وجہ یہ بھی ہے - کہ وہ عربی زبان سے کورے ہوتے ہیں - قرآن کریم کے حقائق و معارف سے بے بہرہ ہوتے ہیں - اور اسلامی لٹریچر پڑھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی اہلیت نہیں رکھتے - اگر سب کے سب مسلمانوں میں عربی پڑھنے کا شوق ہو - یا وہ مسلمان جو لیڈر کہلاتے ہیں - اور مسلمانوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کا دم بھرتے ہیں - مسلمانوں میں عربی تعلیم کا شوق پیدا کریں - اور اس کے لئے وسیع پیمانہ پر انتظام کریں - تو دین کے متعلق جو غفلت اور لاپرواہی پائی جاتی ہے - وہ بہت کچھ دور ہو سکتی ہے - لیکن کس کس بات پر ماتم کیا جائے - بجائے اس کے کہ ہر مسلمان گھرانہ میں عربی کا چرچا ہو - یہ کوشش کی جا رہی ہے - کہ مقدس الہامی کتاب قرآن کریم کو بھی عربی کی بجائے اردو بنا دیا جائے - اور پھر جرأت اور بے باکی کا یہ عالم ہے - کہ ایک اخبار میں جس نے برعکس نہند نام زنگی کافور اپنا نام "مسلمان" رکھا ہوا ہے - جلی الفاظ میں یہ اعلان کیا جا رہا ہے - کہ :-

" قرآن مجید بخط اردو با اعراب "

اور اس کی تشریح یوں کی گئی ہے - کہ " جن بھائیوں نے آج تک قرآن مجید اردو زبان میں نہیں پڑھا - اور وہ اردو پڑھ سکتے ہیں - ان کے لئے عربی زبان بھی اردو کر دی گئی ہے " انا للہ و انا الیہ راجعون - گویا عربی کو بگاڑ کر اردو بنانے کا ثواب مسلمان خود حاصل کر رہے ہیں - اور اردو کو بگاڑ کر ہندی بنا دینے کے درپے ہندو ہو رہے ہیں - نتیجہ یہ کہ نہ عربی رہے - نہ اردو - وہ لوگ جن کی عقلوں پر پردے پڑ چکے ہیں - ان کے متعلق تو ہم کیا کہیں - لیکن جو غور و فکر کا مادہ رکھتے ہیں - دور اندیشی اور عاقبت بینی سے کام لیتے ہیں - ان سے گزارش ہے - کہ دینی اور قومی دونوں زبانوں کے متعلق یہ طریق جس درجہ نقصان رساں اور مضرت بخش ہے - اسے کیوں محسوس نہیں کیا جا رہا - اور کیوں اس کے ازالہ کی کوشش نہیں کی جاتی - کیا اب بھی اس کی ضرورت نہیں - جبکہ ایک طرف تو نام کے مسلمان محض چند پیسے کمانے کے لئے قرآن کریم کا صرف اردو ترجمہ چھاپ کر بیچ رہے ہیں - اور عربی کو انہوں نے بالکل اڑا دیا ہے - یا پھر عربی رسم الخط کو اردو کے سانچے میں ڈھال کر اس کی تجارت کر رہے ہیں - اور دوسری طرف ہندو متفقہ طور پر عربی کے الفاظ چن چن کر اردو زبان سے نکال رہے ہیں - اور اردو کو ہندی اور ناگری کے قالب میں ڈھال رہے ہیں - اب تو مسلمانوں کا فرض ہونا چاہیئے - کہ اردو اور عربی کی حفاظت کے لئے ہر ممکن کوشش کریں - کیونکہ ا[ردو] نہ صرف قومی زندگی کا بلکہ مذہبی زندگی کا بھی دارومدار ہے - ہندو اگر ہندی اور ناگری کی تعلیم لازمی قرار دے رہے ہیں - تو کیوں مسلمان اپنی اولادوں کے لئے عربی کی تعلیم لازمی قرار نہیں دیتے - اور اس الہامی زبان کے برکات سے مستفیض نہیں ہوتے ؟

ایڈیٹر - غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا -

## سر پیٹرک سپنس چیف جسٹس فیڈرل کورٹ آف انڈیا کی قادیان میں تشریف آوری

قادیان ۲۳ جنوری ۱۹۴۴ء کل آنریبل پیٹرک سپنس چیف جسٹس فیڈرل کورٹ آف انڈیا معہ لیڈی سپنس ساڑھے پانچ بجے یہاں تشریف لائے۔ اور آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جج فیڈرل کورٹ کی کوٹھی بیت الظفر واقعہ محلہ دارالانوار میں فروکش ہوئے۔ آج صبح ۱۱ بجے سے ایک بجے تک انہوں نے آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ساتھ مرکزی دفاتر اور دوسرے اہم اداروں کا معائنہ فرمایا۔ لیڈی پیٹرک بھی ہمراہ تھیں۔ سب سے پہلے آپ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ میں تشریف لے گئے۔ پھر دفتر ترجمۃ القرآن میں۔ اس کے بعد نظارتوں کے دفاتر ملاحظہ فرمائے۔ جناب چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب نے نظارت علیہ کا دفتر دکھلاتے ہوئے فرمایا۔ اس کمرہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے سیکرٹری اہم امور پر غور و مشورہ کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ یہاں سے آپ مسجد اقصےٰ میں تشریف لے گئے۔ اور منارۃ المسیح دیکھا۔ پھر دفتر نظارت بیت المال کا معائنہ کیا۔ دفتر محاسب میں آپ کو چیکوں کے کوپن بطور نمونہ دکھائے گئے۔ اس کے بعد آپ نظارت دعوۃ و تبلیغ میں تشریف لائے۔ جہاں صاحب موصوف کو نقشہ عالم پر تمام دنیا میں احمدی مشنوں کے مقامات دکھائے۔ اور مختصراً حالات بتلائے گئے۔ آخر میں صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے انگریزی میں لٹریچر بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ یہاں سے آپ مدرسہ احمدیہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں تمام طلبا اور اساتذہ نے اھلاً و سھلاً و مرحباً کے الفاظ سے آپ کا استقبال کیا۔ اور غیر ممالک کے وہ طلباء جو سکول میں تعلیم پاتے ہیں۔ آپ کے سامنے پیش کئے گئے۔ مثلاً چینی ترکستان۔ افغانستان۔ جدہ۔ سیلون وغیرہ کے۔ اس کے بعد آپ نے مہمان خانہ اور لنگر خانہ بھی دیکھا۔ پھر مرکزی لائبریری میں تشریف لے گئے۔ جہاں نایاب اور قیمتی کتابیں ملاحظہ فرمائیں۔ پھر مقبرہ بہشتی میں تشریف لے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مزارات کے کتبوں کا ترجمہ جناب چودھری صاحب نے سنایا۔ وہاں سے آپ معہ جناب چودھری صاحب بیت الظفر میں تشریف لے گئے

بعد دوپہر چیف جسٹس صاحب نے صنعتی کارخانوں کا معائنہ فرمایا۔ جن میں فوجی ساز و سامان تیار ہوتا ہے اور جن کے نام یہ ہیں (۱) سٹار ہوزری (۲) پریسیشن مینوفیکچرنگ کمپنی (۳) ٹیکنیکل انڈسٹریز (۴) آئرن میٹل ورکس (۵) میک ورکس یہاں آپ نے چائے نوش فرمائی۔ آپ احمدیہ فروٹ فارم میں بھی تشریف لے گئے اس اثناء میں لیڈی سپنس نے چائے پر سلسلہ کی معزز خواتین سے ملاقات کی۔ اور سلسلہ کی خصوصیات کے متعلق دریافت فرماتی رہیں۔

## قادیان میں یونیورسٹی کمیشن کی آمد

قادیان ۲۳ جنوری۔ ڈاکٹر سی۔ ایچ۔ رائس پرنسپل فورمن کرسچن کالج اور ڈاکٹر بشیر احمد صاحب یونیورسٹی پروفیسر آف کیمسٹری نے کل بروز ہفتہ بحیثیت یونیورسٹی کمیشن تعلیم الاسلام ہائی سکول اور بورڈنگ ہاؤس تحریک جدید کا معائنہ فرمایا۔ آپ سکول کی شاندار عمارت اور اس کی وسیع گراؤنڈز اور نہانے کا تالاب دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ دوپہر کا کھانا آپ نے چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی پر کھایا۔ اور چائے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی میں پی۔ ڈاکٹر رائس شام کی گاڑی سے واپس لاہور تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایک دن کے لئے یہاں ٹھہر گئے۔ آپ چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی میں مقیم ہیں۔ ہر دو صاحبان کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کے صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے بعض کتب بطور تحفہ دی گئیں۔

## احباب سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی صحت کے لئے دعائیں کرتے رہیں

قادیان ۲۴ جنوری۔ سیدہ موصوفہ کے متعلق کل کی اطلاع کچھ تشویشناک تھی۔ لیکن الحمدللہ کہ آج کی اطلاع سے وہ تشویش دور ہو گئی ہے۔ تاہم حالت ایسی ہے۔ کہ دعائیں کرنے کی بے حد ضرورت ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل و کرم سے کامل صحت عطا فرمائے۔ اور جماعت کو انکی صحت کی خوشخبری سنائے ؛



## چوبیسویں مجلس مشاورت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے ماتحت جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مجلس مشاورت کا اجلاس ۷۔۸۔۹ شہادت ۱۳۲۳ ہش (مطابق ۷۔۸۔۹ اپریل ۱۹۴۴ء) کو بمقام قادیان دارالامان منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ۔ عبدالرحیم درد سیکرٹری

## جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب کے بڑے لڑکے کا انتقال

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب امام مسجد محلہ دارالفضل قادیان کا بڑا لڑکا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب چند روز بیمار رہ کر ۲۱ جنوری کی رات کو فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ابھی بالکل نوعمر اور نہایت مخلص نوجوان تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مطالبہ پر اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ اور جلسہ سالانہ سے قبل ڈیرہ وال میں تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ پر متعین تھا۔ جلسہ پر آیا۔ تو ۲۶ دسمبر کی رات کو سردی لگ گئی۔ اور بخار ہوگیا۔ آخر نمونیہ سے موت واقع ہوئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے نوجوان بیوہ تین سالہ لڑکی۔ اور سوا سال کا لڑکا چھوڑا ہے۔ ہم جناب حافظ صاحب موصوف سے جنہیں پیرانہ سالی میں یہ صدمہ اٹھانا پڑا ہے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ انہیں صبر جمیل عطا کرے۔ اور مرحوم کے بچوں کا خود کفیل ہو ؛

## دعائے مغفرت اور دعائے نعم البدل کی جائے

چودہری سلطان احمد صاحب نمبردار موضع گجو چک ضلع گوجرانوالہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا

سیدی و مولائی جناب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

السلام علیکم کے بعد عرض ہے۔ کہ میں جلسہ پر آیا ہوا تھا۔ کہ میرے پیچھے میرا لڑکا بشیر احمد بعارضہ نمونیہ بیمار ہو کر میرے آنے سے پہلے فوت ہو گیا ہے۔ جبکہ میں نے آخری بار چہرہ بھی نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی جنازہ میں شامل ہوا۔ کیونکہ میرے آنے سے پہلے وہ فوت ہو چکا تھا۔ اور ۱۲ گھنٹے انتظار کے بعد گھر والوں نے دفنا دیا۔ اس لئے عرض ہے کہ حضور میرے فرزند بشیر احمد کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ اور اخبار میں دعائے مغفرت درج کرنے کا حکم فرمائیں۔

"الفضل"۔ حضور نے دعائے مغفرت فرمائی۔ اور ہمدردی کا اظہار بذریعہ خط کیا۔ اور یہ دعا فرمائی۔ کہ اللہ تعالےٰ نعم البدل عطا فرمائے۔ احباب جماعت بھی دعا فرمائیں۔

# ویدک دھرمی آئین کی ایک جھلک

آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے جلسہ میں اور پھر اپنی تقریروں میں ڈاکٹر مونجے نے ہندوؤں کو یہ نعرہ لگانے کی تلقین کی۔ کہ "ہندوستان دیش ہندوؤں کا ہے۔ اور اس کے آئین کی بنیاد ویدک دھرم پر رکھنی چاہیے۔" لیکن اگر خدانخواستہ یہ نعرہ کبھی عملی شکل اختیار کرے۔ تو پھر ہندوستان میں بسنے والے ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو ویدوں کو نہیں مانتے۔ اور جن میں ہندو کہلانے والے بدھ جینی۔ دیوسماجی اور رادھا سوامی وغیرہ بھی ہیں اور ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔ اس کا کسی قدر اندازہ ویدوں کے ان منتروں سے لگایا جا سکتا ہے جن کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

سب سے پہلے میں وید کے وہ احکام پیش کرتا ہوں۔ جو غیر آریوں کے متعلق ہیں۔ وید میں آتا ہے۔

"برہم کے لئے دھنش کو کھینچتی ہوں۔ برہم سے دشمنی رکھنے والے خدائی احکام کے خلاف چلنے والے غیر آریہ کے لئے تیر مارنے کے لئے مسکین انسانوں کے لئے جنگ کرتی ہوں۔ میں زمین و آسمان میں داخل ہوتی ہوں۔"

یہ ترجمہ پنڈت راجہ رام کا ہے۔ جو مشہور آریہ سماجی ہیں۔ اس منتر کا ترجمہ ایک اور آریہ پنڈت صاحب نے یہ کیا ہے۔

"دشٹوں کے ہلاک کرنے والے راجہ کے ہتھیاروں کو میں اچھی طرح تانتی ہوں۔ میں ہی وید اور ایشور کے مخالفوں کو ہلاک کرتی ہوں۔" (ویدک اتہاس نرنے صفحہ ۲۹۸)

ایک دوسرے منتر کا ترجمہ یہ ہے۔

"تو وید کے مخالفوں کو کاٹ۔ کاٹ ڈال۔ کاٹ ڈال۔ ناش کر۔ وناش کر۔ تباہ و برباد کر۔"

اب تیسرے منتر کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

"تو ویدک نندکوں کو کاٹ ڈال۔ چیر ڈال۔ پھاڑ ڈال۔ جلا دے۔ پھونک دے۔ بھسم کر دے۔"

چھٹے منتر میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ مخالف وید کے بالوں کو کاٹ ڈال۔ اس کی کھال اتار لے۔ اس کے گوشت کے ٹکڑوں کی بوٹی بوٹی کر دے۔ اس کی نسوں کو اینٹھ دے۔ اس کی ہڈیاں مسل دے۔ اس کے تمام اعضا اور جوڑوں کو ڈھیلا کر دے۔ (اتھرو وید کانڈ ۱۲-۵ ۷۱-۶۰)

یہ ہیں وید کے وہ احکام جنہیں وہ حکومت غیر آریوں پر نافذ کرے گی۔ جو اپنے احکام کی بنیاد ویدک دھرم پر رکھے گی۔ وید منتروں کے جو ترجمے میں نے پیش کئے ہیں۔ یہ ہمارے نہیں بلکہ مشہور آریہ سماجیوں کے کئے ہوئے ہیں اور وہ آریہ سماج میں چوٹی کے پنڈت ہیں۔

مندرجہ بالا منتروں میں صاف طور پر یہ اپدیش کیا گیا ہے۔ کہ جو لوگ ویدوں کو نہیں مانتے۔ یا ان کے مخالف اپنے خیالات رکھتے ہیں۔ یا ان کے سدھانت وید کے خلاف ہیں راجہ یا سبھا کو چاہیئے۔ کہ ان کو جلا دے۔ کاٹ دے۔ وغیرہ وغیرہ کیا ڈاکٹر مونجے اور ہندو مہا سبھا کے ممبر اسی ویدک آئین کو ہندوستان میں نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ تو عام تعلیم تھی۔ جو ویدوں نے تمام غیر آریوں کے متعلق دی۔ اب ذرا خاص خاص فرقوں کے متعلق بھی ویدوں کے احکام ملاحظہ ہوں۔ اور وہ فرقے بھی ویدک دھرمی ہیں۔

اگر خدانخواستہ کسی وقت ہندوستان میں ویدوں کے مطابق حکومت قائم ہو جائے۔ تو سب سے پہلے حکومت کی اسمبلی کے لئے جو برہمنوں پر مشتمل ہوگی ضروری ہوگا۔ کہ وہ ایسے احکام نافذ کرے۔ جن کی وجہ سے شودروں پر کوہ الم ٹوٹ پڑے۔ اس وقت ان کے لئے دو ہی راستے ہونگے۔ یا تو وہ آریہ ورت کو چھوڑ کر کسی غیر ملک کو چلے جائیں۔ یا پھر انتہا درجہ کی ذلت آمیز زندگی بسر کریں۔ مثلاً کسی شودر کو یہ حق نہیں ہوگا۔ کہ وہ ایشور کی عبادت کر سکے۔ کیونکہ دھرم شاستر میں لکھا ہے۔

"جب ہوم وغیرہ برہمنوں کے کام اگر شودر اختیار کرے۔ تو راجہ کا فرض ہے کہ شودر کو قتل کر دے۔ وجہ یہ ہے کہ جس طرح پانی کی لہر آگ کو فنا کرتی ہے۔ اسی طرح شودر کا خدا کی عبادت کرنا ساری سلطنت کو تباہ کر دیتا ہے۔" (اتری سمرتی ۳۸)

پھر لکھا ہے۔ کہ "کپلا گائے کا دودھ پینے سے۔ برہمنی کے ساتھ بھوگ کرنے سے اور وید کے لفظوں پر غور کرنے سے شودر یقیناً نرک میں جاتا ہے (صفحہ ۳۷) اسی طرح کے اور کئی حوالہ جات ہیں۔ جن سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ شودر کو ویدک حکومت میں عبادت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ گائے کا دودھ پینے کی اجازت نہ ہوگی۔ وغیرہ وغیرہ۔ اگر خدانخواستہ ہندوؤں میں ویدک حکومت قائم ہو جائے۔ تو پھر آٹھ کروڑ ہندوستان میں رہنے والے اچھوتوں کے لئے جینا محال ہو جائے گا۔

پھر ویدوں کا یہ بھی فیصلہ ہے۔ کہ اچھوت اپنے پاس روپیہ جمع نہیں کر سکتا۔ پس اگر کرے۔ تو اس سے چھین لینا چاہیئے۔ گو ویدک حکومت میں اگر کوئی اچھوت روپیہ جمع کرے گا۔ تو ویرپال جو کہ ویدک حکومت کا پابند ہوگا۔ وہ سارا روپیہ چھین لے گا۔ اور برہمنوں کو دے دیگا۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ شودر طاقت رکھنے پر بھی دولت جمع نہ کرے۔ کیونکہ شودروں کے پاس دھن ہونے کی وجہ سے وہ برہمنوں کو نقصان پہونچاتا ہے۔ (صفحہ ۱۰/۲۸۹)

پھر لکھا ہے کہ صناع۔ کاریگر۔ حکیم۔ سنار راجہ کا علمبردار۔ نوکر۔ مکار یہ سب دوزخ میں جلنے کے لائق ہیں۔ (منقول از شوپران آلوچنا صفحہ ۳۲۴) پھر لکھا ہے کہ بڑھئی۔ نائی گوالا۔ کمہار۔ لین دین کرنے والے (یعنی بنیئے اور بڑے بڑے بنکوں والے) کایستھ۔ گائے کا گوشت کھانے والے یہ سب شودر ہیں۔ ان کے ساتھ بات چیت کرنے کے بعد نہانا چاہیئے۔ اور اگر یہ دکھائی پڑیں۔ تو ان کو دیکھ کر فوراً سورج کو دیکھ لینا چاہیئے۔" (ویاس سمرتی ۱۱-۱۲)

یہ چند ویدک احکام میں نے اختصار کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ جن میں ویدک آئین کی معمولی سی جھلک نظر آتی ہے۔ اور اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ایسے آئین کے ماتحت زندگی بسر کرنے والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔

خاکسار۔ مہاشہ محمد عمر

## تہجد

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

اُٹھ بھیا۔ دو رکعت پڑھ لے
پچھلے کو ہے دولت بٹتی
نیند کے ماتو[۳]۔ اُٹھو جلدی
جو سوویگا۔ سو کھوویگا

اب رَین[۱] چلی۔ دن آویگا
خود ستیاں[۲] آن اُٹھاویگا
وقت گیا پھر ہاتھ نہ آوے
جو جاگے گا۔ سو پاوے گا

[۱] رَین = رات [۲] ستیاں = محبوب۔ [۳] مدہوش

## توسیع نصرت گرلز سکول کے متعلق ضروری اعلان

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی موجودہ عمارت اور اس کی ملحقہ زمین جو اس وقت صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت ہے۔ سکول کی موجودہ اور بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے بالکل ناکافی ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اس کے ارد گرد کے قطعات جو اس وقت سوائے ایک آدھ کے خالی پڑے ہیں۔ مناسب قیمت پر اس قومی ضرورت کے لئے خرید لئے جائیں۔ اکثر مالکان نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے قطعات اراضی مناسب بازاری قیمت پر انجمن کے پاس فروخت کر دینے کا اظہار کیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مگر بعض ایسے مالکان بھی ہیں۔ جو اس قومی ضرورت سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اور بہت زیادہ قیمت طلب کرتے ہیں۔ اور سکول کے مفاد کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ تمام دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نصرت گرلز سکول کے ارد گرد کے قطعات کے مالکان ان کو صدر انجمن احمدیہ کے پاس ہی فروخت کریں۔ نہ کسی اور شخص کے پاس۔ اور اگر وہ فروخت کرنا بھی چاہیں تو کوئی دوست بغیر میرے مشورہ کے ان قطعات کو نہ خریدیں۔ کیونکہ ان قطعات میں مکانات بنانا سکول کے مفاد کے خلاف ہے۔ (ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

# احمدیہ دارالتبلیغ مشرقی افریقہ کی رپورٹ

## بابت ماہ اکتوبر ۴۳ء

### عید الفطر کی تقریب

یکم اکتوبر بروز جمعہ یہاں عید الفطر منائی گئی۔ دور کے افریقن احمدی احباب ایک دن پہلے ٹبورا پہنچ گئے تھے۔ اور خدا کے فضل سے افریقن احمدی مردوں عورتوں کا نہایت معقول اجتماع تھا خطبہ عید خاکسار نے اردو اور سواحیلی زبان میں پڑھا۔ اس دفعہ افریقن احمدی احباب نے باوجود گرانی کے صدقۃ الفطر غرباء میں تقسیم کرنے کے لئے دیا۔ اور گذشتہ سالوں کی نسبت قدرے زیادہ باقاعدگی سے ادا کیا۔

### احمدیہ مسجد ٹبورا

بعد نماز عید تمام افریقن و انڈین احمدیوں کو جیسا کہ پہلے سے انتظام تھا۔ احمدیہ مسجد ٹبورا کی نئی عمارت جو ابھی زیر تعمیر ہے میں لے جایا گیا۔ اور مسجد کے دائیں کونے میں قادیان سے آمدہ اینٹ جس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ اور حضرت ام المومنین متعنا اللہ بطول حیاتہا نے دعا کی۔ اور مسجد مبارک کی پرانی اینٹوں میں سے حاصل کی گئی تھی بطور تبرک و تیمن رکھی گئی۔ اولاً تمام افریقن و انڈین احباب کو یہ اینٹ دکھائی گئی۔ اور بتایا گیا کہ یہ قادیان سے آئی ہے۔ اس کے بعد افریقن و انڈین احباب میں سے بعض آدمیوں کا انتخاب کر کے ایک چادر پکڑائی گئی۔ اور اس میں اینٹ کو رکھا گیا۔ خاکسار نے اس اینٹ کو اٹھا کر چونا کے مسیچر کے ساتھ کونے میں لگا دیا اور احباب کو یہ بتایا۔ کہ یہ افریقن و انڈین کی اجتماعی کوششوں اور خدا کے فضل سے مسجد بن رہی ہے۔ اور سب کو مل کر اس کی آبادی کی کوشش کرنی چاہیئے۔ سنت ابراہیمی کے مطابق اور بعد ازاں دعائیں کی گئیں۔ اور پھر ایک لمبی دعا کے بعد احباب کو رخصت کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس مسجد کو بابرکت کرے۔ اور اپنے ذکر سے معمور و آباد رکھے آمین

اب مسجد احمدیہ ٹبورا کے منارے خدا کے فضل سے خوبصورت پلستر ہو کر مکمل ہو چکے ہیں۔ اٹالین مستری نے یہ کام کیا ہے۔ اور [illegible] Arches وغیرہ اور کھڑکیوں اور سامنے کی دیواروں کو سفید پلستر کر کے مسجد کو دلکش بنا دیا گیا ہے۔ میں عرصہ زیر رپورٹ میں زیادہ تر مسجد کے کام کی نگرانی میں مصروف رہا۔

### ایک نئے مبلغ کا اضافہ

یکم اکتوبر سے ایک مخلص احمدی افریقن تعلیم یافتہ نوجوان مسٹر امری عبیدی کو مبلغین میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ نوجوان گذشتہ سالوں میں ٹبورا گورنمنٹ سکول میں میرے زیر تعلیم رہا۔ پھر احمدیت قبول کی۔ اور سلسلہ کے کاموں میں بڑے خلوص سے حصہ لیتا رہا۔ گذشتہ دو سال سے پوسٹ آفس میں ملازم ہو گیا۔ میرے دماغ میں ایک عرصہ سے خیال تھا۔ کہ نوجوان موصوف کو مبلغ بنایا جائے۔ وقتاً فوقتاً اس کا عندیہ معلوم کرتا رہا۔ اور اسے بھی دعا کی تلقین کرتا رہا۔ احباب دارالسلام نے بھی گذشتہ سال مشورہ دیا۔ اس سال جبکہ میں نیروبی دورہ پر گیا۔ تو مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد برادرم محمد اکرم خاں صاحب غوری نے خدام کی طرف سے تبلیغی کام میں خاص امداد دینے کا ذکر کیا۔ اس پر باہمی مشورہ اور مجلس خدام نیروبی کے اخلاص کے نتیجہ میں یہ فیصلہ ہوا۔ کہ میں اس نوجوان کو پوسٹ آفس سے فارغ کرانے کی کوشش کروں۔ بظاہر حالات جبکہ آدمیوں کی قلت حکومت بھی محسوس کر رہی ہے۔ مشکل تھا۔ لیکن اللہ تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے۔ میں نے پوسٹ ماسٹر جنرل ایسٹ افریقہ سے درخواست کی۔ جس کے نتیجہ میں مسٹر امری کو یکم اکتوبر سے فارغ کر دیا گیا۔ اور احمدیہ مشن میں ان کو بطور مبلغ لے لیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی اس قربانی و اخلاص کو قبول فرمائے۔

اس عرصہ میں انہیں ٹریننگ دینی شروع کی گئی۔ اور مقررہ نصاب کے مطابق تعلیم دی جا رہی ہے۔ قرآن مجید کا پہلا پارہ با ترجمہ پڑھا دیا گیا ہے۔ سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرا رہا ہوں۔ فقہ و تاریخ اسلامی کا بھی مطالعہ اور اسباق دئے جا رہے ہیں۔ اور اسی طرح دیگر ضروری مضامین تیار کرا رہا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نوجوان موصوف کو بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق دے۔

### تحریری کام

عرصہ زیر رپورٹ میں گورنمنٹ مشرقی افریقہ کے بارہ اعلیٰ حکام یعنی گورنروں۔ چیف سکرٹریوں اور ججز وغیرہ کو تبلیغی خطوط اور اس کے ساتھ "فتح افریقہ" کا دیدہ زیب پمفلٹ آمدہ از لنڈن روانہ کیا گیا۔ اور ساتھ ہی مدیرین لنڈن کی آراء کو ٹائپ کر کے بھجوایا گیا۔ ان حکام کی طرف سے رسیدگی اور شکریہ کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں سکرٹری آف سٹیٹ فار کالونیز مغربی افریقہ کے دورہ کے بعد مشرقی افریقہ کے دورہ کے لئے نہایت ہی تھوڑے وقت کے لئے تشریف لائے ہیں نے انہیں ان کے دارالسلام تشریف لانے پر خوش آمدید کا خط لکھا۔ اور فتح افریقہ کا پمفلٹ مع آراء معززین ولایت روانہ کیا۔ اور جماعت احمدیہ کے مختصر حالات پر مشتمل خط بھیجا۔

اس عرصہ میں ۵۳ خطوط لکھے جن میں تبلیغی خطوط۔ افریقن نو احمدیوں کو تربیتی خطوط اور نظارت بیت المال کی ہدایات کے سلسلہ میں مقامی جماعتوں کو خطوط لکھے گئے۔ دفتر تبلیغ کی رپورٹیں ان خطوط میں شامل ہیں۔

### لیکچرز و خطبات

(۱) اس ماہ میں آٹھ لیکچر گورنمنٹ سنٹرل سکول ٹبورا کے طلباء میں دئے گئے۔ یہ سب طلباء سیکنڈری کلاسز کے ہیں۔ یہ لیکچر خدا کے فضل سے نہایت مفید ثابت ہوئے۔ اور اسلام کے متعلق بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا۔ پہلا لیکچر "کیا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے؟" کے مضمون پر دیا۔ سکول میں ایک کتاب Tropical Africa in World History پڑھائی جاتی ہے۔ اس میں "اسلام" کے عنوان کے ماتحت لکھا گیا ہے۔ کہ اسلام جبر سے پھیلایا گیا۔ چنانچہ اس کے متعلق علمی و اثقل کے ساتھ بوضاحت ثابت کیا گیا۔ کہ یہ اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ کہ دین کی اشاعت جبر سے کی جائے۔

دوسرا لیکچر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شادیوں اور تعدد ازدواج کے متعلق دیا گیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ لائف اور معترضین کے جواب دئے۔

تیسرا لیکچر "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائبل کی پیشگوئیاں" پر دیا گیا۔ اور خدا کے فضل سے یہ ثابت کیا گیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بائبل کی پیشگوئیوں کے اصل مصداق ہیں۔

چوتھا اور پانچواں لیکچر "اسلام اور غلاموں کی آزادی" تھا۔ اس کی ضرورت مجھے اس لئے پیش آئی۔ کہ کتاب مذکور میں جس کا اوپر ذکر کر چکا ہوں لکھا ہے۔ کہ اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غلامی کی اجازت دی اور غلامی کو بُرا نہیں قرار دیا۔ اس مضمون پر مجھے دو لیکچر دینے پڑے۔ اور بتایا۔ کہ آئندہ کے لئے غلامی کے انسداد کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا احکام دئے ہیں۔ موجود الوقت غلاموں کی آزادی۔ اور ان کے تمدنی حالات کو ترقی دینے اور مجلس میں باعزت بنانے اور آزاد شدہ غلاموں کو کیا کیا مراتب حاصل ہوئے۔

چھٹا لیکچر "حضرت اسمٰعیل اور حضرت ہاجرہ کی تقدیس" پر دیا گیا۔ ایک عیسائی نے حضرت اسمٰعیل کی ولادت کے متعلق اعتراض کیا تھا۔ اس پر بائبل سے متعدد حوالے دے کر اور دس دلیلوں سے خاکسار نے بتایا۔ کہ حضرت اسمٰعیل ایک نورانی۔ خدا کے پیارے اور اس کے ہم کلام اور ایک مقدس وجود تھے۔ علیٰ ہذا القیاس حضرت ہاجرہ۔

ساتواں لیکچر "ضرورت مذہب" پر دیا۔ اولاً مذہب کے مخالفین کے اعتراضات کے جوابات اور ثانیاً مذہب کی برکات بتائیں۔

آٹھویں لیکچر میں متعدد سوالات و اعتراضات کے جوابات دئے گئے۔ جو سابقہ لیکچروں پر طلباء نے کئے۔ یہ امر قابل نوٹ ہے۔ کہ ان لیکچروں میں خدا کے فضل سے جہاں مسلمان طلباء نے نہایت دلچسپی لی۔ وہاں عیسائی طلباء رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ بھی شامل ہوتے رہے۔ اور کلاس روم کے بھر جانے کی وجہ سے زمین۔ دروازوں اور برآمدہ میں طلباء کھڑے ہو کر لیکچر سنتے رہے۔ ..........

(۲) اس عرصہ میں [illegible] الغرض "ہماری ترقی کے تین گر" آیت اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون کی تفسیر بزبان سواحیلی [illegible] (۳) [illegible] (باقی)

# وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۱۵۱ء منکہ عبد الشکور ولد عبد الغفور صاحب قوم کشمیری درانی پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ایبٹ آباد صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میں دوکان کرتا ہوں۔ اوسط آمد چالیس روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی آمد کا تا زیست ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہونگا۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ عبد الشکور بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محی الدین ساکن بھینی بانگر۔ گواہ شد:۔ عبد الغفور خاں والد موصی۔

۱۵۳ منکہ سکینہ بی بی زوجہ چوہدری فضل احمد قوم کاہلوں پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکنہ چک ۳۵۳ جھنگ برانچ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس ایک جوڑی کڑے طلائی ہے۔ جس کی بازاری قیمت ۱۵۰۰/- روپے ہے۔ میرے پاس زمین صرف گذارہ کے لئے ہے۔ میرے نام نہیں ہے۔ جس کی آمدنی آجکل موجودہ نرخوں کے مطابق ۲۰۰/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ مذکورہ بالا زیور کڑے طلائی کے ۱/۳ حصہ اپنی زندگی میں داخل کر دونگی۔ اگر کچھ حصہ ادا نہ ہوا۔ تو میرے وارث ادا کر دیں گے۔ اور پیداوار کا حصہ جیسا کہ ۱/۱۰ حصہ کے مطابق ہوا کرے گا۔ ادا کیا کروں گی۔ اور جو ہر ششماہی ادا کیا کرونگی۔ لہذا وصیت ہذا اپنے خاوند چوہدری فضل احمد اور اپنے حقیقی بھائی چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب کے روبرو تحریر کرکے دستخط کرائے ہیں۔ اور وصیت پر قائم رہونگی۔ علاوہ مذکورہ بالا جائیداد کے بوقت وفات اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ سکینہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ غلام مرتضیٰ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ فضل احمد نمبردار چک ۳۵۳ ضلع لائلپور۔

۱۲۹ء منکہ رحیم بی بی زوجہ امام دین صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت جلسہ جوبلی ساکن لوہار انوالی ڈاکخانہ ہرد وروال ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے صرف میرے پاس ۵۰/- روپے نقد ہیں۔ میں اس رقم کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔۔۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی میری جائیداد ثابت ہو ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ ۳۲ روپے تھا۔ شامل ہے۔ الامۃ:۔ رحیم بی بی زوجہ امام دین موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ مستری غلام حسین موصی ۶۸۹۔ گواہ شد:۔ مستری محمد حنیف قادیان دار الفتوح۔

# نہ ڈوبنے والی پونجی

جو لوگ اپنا روپیہ سونا، چاندی، جواہرات یا سامان میں لگاتے ہیں انہیں ہمیشہ نقصان کا اندیشہ رہتا ہے ان کی دولت چوروں کے ہاتھ لگ سکتی ہے۔ یا آگ کی نذر ہو سکتی ہے، سونا، چاندی مسلسل استعمال سے گھس جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ آج کل سونا چاندی۔ جواہرات جائداد اور صنعتی اشیا سب کے دام حد سے بڑھے ہوئے ہیں کہ اگر ان میں آپ اپنا روپیہ پھنسا دیں تو اسکا بہت سا حصہ قیمتوں کے اچانک گر جانے کی وجہ سے ڈوب جائے گا۔

آئندہ کے لئے

## روپیہ بچانے

کا محفوظ طریقہ اختیار کیجئے



جنگ کے زمانے میں روپیہ بچانے کا محفوظ طریقہ یہ ہے کہ آپ کی کمی ہوئی رقم روپیوں آئندہ میں لگا دیں۔ اس طرح آپ کو آئندہ کم از کم اتنے ہی روپیہ مل جائیں گے جتنے کہ آپ نے لگائے تھے جنگ کے بعد جب چیزوں کی افراط ہوگی اور دام کم ہونگے تو آپ اپنی رقم سے بہت کچھ خرید سکیں گے۔

روپیہ لگانے کے محفوظ طریقے

- انجمن امداد باہمی
- بنک کا سیونگ کھاتہ
- بیمہ پالیسی
- پوسٹ آفس سیونگ بنک کھاتہ

یا سب سے بہتر
سرکاری قرضے اور سیونگ سرٹیفکیٹ

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل

GPU 302

# دانتول

یہ منجن دانتوں کی خوبصورتی، صفائی اور مضبوطی کے لئے اکسیر ہے۔ پائیوریا اور دانتوں کی دیگر تکالیف کو دور کرکے مسوڑھوں کو طاقت دیتا ہے۔ چند روز کا استعمال آپ کو ہمارے بیان کا قائل کر دیگا۔ قیمت ایک روپیہ فی تولہ۔

مسوڑھوں کی جملہ تکالیف مثلاً سوزش درد سوجن کے لئے ہماری فوری اثر دکھانیوالی مجرب و مقبول دوا

"مسوڑھی"

استعمال فرمائیے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ دانتوں کے متعلق ہر قسم کے علاج اور مشورہ کیلئے یاد رکھیئے محمد بشیر خاں ایل۔ ڈی۔ ایس بی دندان ساز لداخ ہاؤس ریلوے روڈ قادیان پنجاب

# ضرورت ہے

قادیان کی ایک فرم کو ایک نہایت محنتی اور ہوشیار اکونٹنٹ کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی میں خط و کتابت اور ٹائپ کی مہارت بھی رکھتا ہو خواہشمند اپنے سابقہ تجربہ اور قابلیت کے سرٹیفکیٹ کی نقول شامل کرکے مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست کریں۔ تنخواہ حسب لیاقت ۸۰/- روپے سے ۱۰۰/- روپیہ ماہوار تک۔

ا۔ ک۔ معرفت مینجر صاحب الفضل قادیان

# سرخ پنسل کا نشان

الفضل کے جن خریدار اصحاب کا چندہ ۲۰ فروری ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے اُن کے پتوں کی چٹوں پر سرخ پنسل کا نشان لگایا جا رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ نشان دیکھ کر اپنا چندہ یکم فروری ۱۹۴۲ء تک بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیں۔ یا وی پی روکنے کی اطلاع دیدیں۔ کیونکہ یکم فروری ۱۹۴۲ء کو وی پی ارسال کر دئے جائیں گے۔ (مینجر)

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**ماسکو** ۲۳ جنوری۔ پولینڈ کا مسئلہ ماسکو میں بدستور توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اگرچہ روسی حکام پولینڈ کے ساتھ اچھے تعلقات قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کے ساتھ کوئی سروکار نہیں رکھنا چاہتے۔ جن کو چند روز پہلے سیاسی سرگرمیوں کی بنا پر سوویٹ یونین کا دشمن قرار دے چکے ہیں۔ یہاں یہ جذبہ بھی پایا جاتا ہے کہ اگر برطانیہ اور امریکہ پولینڈ کے تصفیہ میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ تو ان کی حکومتوں کو اس مسئلہ کی اہمیت اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ اس مرحلہ میں باشندگان پولینڈ کی نمائندگی کون کرے؟

**نیویارک** ۲۳ جنوری۔ اس خبر سے کہ برطانوی حکام نے ٹرینڈاڈ میں ارجنٹائن کے قونصل کو گرفتار کر لیا۔ بیونس ایرس کی اطلاع مظہر ہے۔ ارجنٹائن کی پولیس نے متعدد اشخاص کو گرفتار کیا ہے اور حکومت ارجنٹائن نے برطانیہ کے اس اقدام کو بجا تسلیم کیا ہے۔

**لنڈن** ۲۳ جنوری۔ رائٹر کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ "پروادا" کی خبر نے گوبلز کے پراپیگنڈا کو تقویت دی ہے جو کسی نہ کسی صورت میں صلح کی افواہوں کو زندہ رکھنا چاہتا ہے۔ مگر جرمنی کی طرف سے کسی قسم کی صلح کی پیشکش پر ایک لمحہ کیلئے بھی غور نہیں کیا جائے گا۔ جرمنوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ اتحادیوں کی طرف سے صلح کی شرائط جرمنوں کا غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنا ہے۔

**لنڈن** ۲۳ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ لینن گراڈ کے جنوب مغرب میں جرمن فوجوں کو بیس میل پیچھے بھگا دیا گیا ہے۔ اس مقام سے اسٹونیہ کی سرحد صرف پانچ میل دور ہے۔

**الجیرز** ۲۲ جنوری۔ سرکاری اعلان ہے کہ بحیرہ ایڈریاٹک میں جرمن فوجوں کے پیچھے خشکی پر برطانوی۔ فرانسیسی اور امریکن فوجیں اتر پڑی ہیں۔ وہ دو کئی میلوں میں اپنے پاؤں جما رہی ہیں۔ جرمن فوجیں بھی مزاحمت کر رہی ہیں۔

**دہلی** ۲۳ جنوری۔ اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت ہند نے آسٹریلیا میں اپنا ہائی کمشنر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ عنقریب ہائی کمشنر کے نام کا اعلان کیا جائے گا۔

**نئی دہلی** ۲۳ جنوری۔ حکومت ہند نے گزٹ میں اعلان کے ذریعہ "۱۹۰۵ء کا انقلاب" نامی کتاب مصنفہ وی آئی لینن کو چھاپنا۔ اس کا ترجمہ یا اس کے مضامین اور ان کے ترجمہ کو چھاپنا اور شائع کرنا ممنوع قرار دیدیا ہے۔

**گلیوسے لینڈ** ۲۳ جنوری۔ کرنل ناکس نے ایک تقریر میں کہا کہ بحرالکاہل میں نتیجہ فاصل کرنے کے لئے وقت لگے گا۔ اور اس کیلئے ہمیں کافی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ ہم نے جاپان کے بیرونی مورچوں کو توڑنا شروع کر دیا ہے۔ جاپان ڈر کے مارے خاموش نہیں ہے۔ اس کے لئے اس وقت حالات ہی مناسب نہیں ہیں۔

**دہلی** ۲۳ جنوری۔ سیاسی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ سر فیروز خاں نون بالکل تھوڑے عرصہ میں دو ماہ کے لئے ہندوستانی نمائندے کے طور پر جنگی وزارت میں رہیں گے۔ ایسے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں ان کا کوئی جانشین مقرر نہیں کیا جائے گا۔ اور سول ڈیفنس کا محکمہ وائسرائے خود اپنے ہاتھ میں رکھیں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی ریاستوں کی نمائندگی کے لئے نواب بھوپال جنگی وزارت میں لئے جائیں گے۔

**لاہور** ۲۳ جنوری۔ ایوان تجارت ہند لاہور نے ریلوے بورڈ کو ایک برقیہ ارسال کیا ہے۔ جس میں ریلوے کرایہ میں اضافہ کے خلاف پر زور صدائے احتجاج بلند کی گئی ہے۔

**لنڈن** ۲۳ جنوری۔ جزیرہ ہیلی گولینڈ کو جرمنوں نے خالی کر دیا ہے۔ یہ کارروائی یورپ

پر اتحادی حملہ کے پیش نظر مارشل رومیل کی پیش بندی کے طور پر عمل میں لائی گئی ہے۔

**نئی دہلی** ۲۳ جنوری۔ حکومت ہند نے ایک اعلان کیا ہے کہ بمبئی اور کلکتہ میں بی ایس اے ریلے۔ رج۔ ڈو دتھ بائیسکلوں کی زیادہ سے زیادہ قیمت ۱۴۰ روپیہ فی سائیکل مقرر کر دی گئی ہے۔ ڈیٹن۔ نارمن۔ ہرکولیز۔ فلپس۔ کریکس یا فونیکس بائیسکلوں کی قیمت فی سائیکل ۱۲۵ روپے مقرر کی گئی ہے۔ ہندوستان کے دوسرے حصوں میں مقررہ قیمت پر دس روپے فی سائیکل سے زیادہ قیمت وصول نہ کی جائے۔

**لنڈن** ۲۳ جنوری۔ پولینڈ کی خفیہ فوج نے مشرقی پرشیا میں ایک مسلح حملہ کیا۔ کئی دن تک یہ حملہ آور گوریلا دستے مشرقی پرشیا میں جرمنوں کو قتل و غارت کرتے رہے۔

**نئی دہلی** ۲۳ جنوری۔ زیادہ خوراک پیدا کرو کی مہم کے ماتحت حکومت پنجاب نے ایک سکیم تیار کی ہے۔ جس کے ماتحت پانچ ہزار نئے کوئیں کھودے جائیں گے۔ جن سے بارانی زمینوں کو سیراب کیا جائے گا۔ حکومت پنجاب مرکزی حکومت کی گرانٹ میں سے کسانوں کو پیشگی تقسیم کرے گی۔ اور جو کسان ایک سال کے اندر اندر کام مکمل کرلیگا۔ اسکو ۵۰ فیصدی کٹوتی دی جائے گی۔

**لاہور** ۲۳ جنوری۔ بعض سرگردہ شیعوں کی وساطت سے انجمن حمایت اسلام کے ساتھ ملازمین کی مفاہمت ہو گئی ہے۔

**لنڈن** ۲۳ جنوری۔ آج پانچویں فوج کے کئی دستے جرمن فوجوں کے عقب میں اتر پڑے۔ اور انہوں نے دریائے ٹائبر اور بندرگاہ مرٹانو کے درمیان مورچے قائم کرلئے ہیں۔ جو اتحادی دستے اٹلی کے مغربی ساحل پر اترے ہیں۔ وہ جنرل مارک کلارک کے زیر کمان ہیں۔ پانچویں فوج نے لیرے کی وادی میں سخت حملہ کیا۔ جو کافی کامیاب رہا۔ اتحادی فوجیں جس مقام پر اتری ہیں۔ وہ روم سے صرف اٹھائیس میل دور ہے۔ بعض حلقوں کا بیان ہے کہ اب روم کے لئے جنگ شروع ہو گئی ہے۔ اتحادی جنگی بیڑا ابھی اٹلی کے ساحل کے قریب پہنچ گیا ہے اور اپنی

فوجوں کی امداد کر رہا ہے۔

**لنڈن** ۲۳ جنوری۔ اٹلی میں روم کے قریب جو امریکی اور انگریزی دستے اترے ہیں انہوں نے کافی مورچے بنا لئے ہیں۔ اور اچھی طرح اپنے قدم جما رہے ہیں۔ ان دستوں کے اترنے کے وقت ہمارے ہوائی اور سمندری جہازوں نے ان کی خوب مدد کی۔ یہ دستے بڑی جنگی لائن کے جنوب مشرق کو جانیوالی سڑک میں جس پر سے دشمن کو کمک اور رسد پہنچتی ہے۔ رکاوٹ پیدا کریں گے۔

**ماسکو** ۲۳ جنوری۔ لینن گراڈ کے علاقہ میں روسی حملہ کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔ جرمنوں نے اپنے بچاؤ کے لئے جو لائن بنائی تھی۔ اس میں دراڑیں ڈال دی ہیں۔ جرمن فوج افراتفری میں پیچھے ہٹ رہی ہے۔ روسی فوج اس مورچے پر ۴۰ میل آگے بڑھ گئی ہے جرمنوں نے اس موقعہ پر اتنی مضبوط قلعہ بندیاں کر رکھی تھیں کہ وہ کہتے تھے۔ ان کو کوئی انسانی طاقت توڑ نہیں سکتی۔ صرف زلزلہ ہی ان کو ڈگمگا سکتا ہے۔

**لنڈن** ۲۳ جنوری۔ کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے ایک بہت بڑے صنعتی شہر پر حملہ کیا۔ دو ہزار ٹن گولے پھینکے۔ جن سے جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ کل رات برلین پر بھی حملہ کیا گیا۔ مگر صرف اس لئے کہ وہ یہ نہ سمجھ سکیں کہ کسی اور شہر پر حملہ ہو رہا ہے۔

**ماسکو** ۲۳ جنوری۔ لینن گراڈ کے مورچہ پر ایک عام ریلوے لائن کو ۶۰ میل تک دشمن سے صاف کر لیا گیا ہے۔ اور اس طرح لینن گراڈ سے ماسکو تک سیدھی لائن کھل گئی ہے۔ لینن گراڈ کے جنوب مغرب کی طرف روسیوں نے ۲۰ اور گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔